بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ الحدیث

قال النبی ﷺ انی لاستغفراللہ فی کل یوم مآئة مرة

(ترجمہ: بے شک میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ سو بار استغفار کرتا ہوں)

اس طرح کی متعدد احادیث ذخیرہ حدیث شریف میں موجود ہیں جن میں ستر اور سو مرتبہ روزانہ استغفار کرنے کے بارے میں امر بھی ہے اور عمل بھی، بعض احادیث میں استغفار کے ساتھ توبہ کا ذکر بھی ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذنب سے استغفار کا حکم تھا، چنانچہ حضرت ابو حیان اندلسی نے لکھا ہے " **لان الاستغفار من التواضع وھضم النفس ، فھو فی نفسه عبادة وعن النبی ﷺ انی لاستغفر الله فی الیوم واللیلة مآئة مرة "(البحر المحیط ج ۸ ص ۵۲٤)**

یعنی استغفار بطور عاجزی و تواضع کی جاتی ہے اور اس میں نفس کو زیر کرنا ہوتا ہے، نیز استغفار بذاتِ خود عبادت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت کے طور پر استغفار فرماتے تھے۔ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں میں دن رات میں سو دفعہ استغفار کرتا ہوں، تو سو دفعہ استغفار کرنا گویا آپ ﷺ کا عبادت کرنا تھا نہ یہ کہ آپ ﷺ کے کوئی ذنوب جمع ہو گئے تھے اور ان سے استغفار کیا کرتے تھے۔ امام فخر الدین رازی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں **ان استغفار النبی ﷺ جار مجری التسبیح (تفسیر کبیر)** یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار کرنا ایسا ہے جیسے آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہوں یعنی آپ ﷺ کے کوئی ذنب نہیں تھے کہ آپ ﷺ ان سے استغفار کرتے۔ آپ ﷺ کو جو استغفار کا حکم ہوا ہے یہ دراصل امت کے لئے تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی استغفار میں کسی ذنب کا ذکر نہیں کیا، یہ فیصلے بعد کے لوگوں نے کئے کہ بدر و حنین میں آپ ﷺ نے جو دعائیں کی تھیں وہ ذنب ہیں، حضرت زینب بنت جحش سے جو نکاح کیا وہ ذنب تھا، اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ نے بدر کے روز جو دعاء کی اور اس میں فتح کا مطالبہ کیا، یہ ذنب تھا۔

سبحان اللہ...... مسلمانوں کی فتح کی دعاء کرنا بھی بعض مسلمانوں کی نگاہ میں ذنب ٹھہرا، لوگوں نے بڑی باریکی سے بلکہ لگتا ہے خوردبین سے ذنوبِ مصطفیٰ ﷺ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں اللہ تعالیٰ تو فرمائے زوجنکھا کہ ہم نے ان کے ساتھ آپ کا نکاح کیا، اور بعض محبینِ مصطفیٰ کے نزدیک یہ ذنب قرار پائے، یہ حضور ﷺ کا ذنب کیسے ہوسکتا ہے یہ تو کمال اطاعتِ خداوندی کے زمرہ میں آنا چاہئے نہ کہ ذنوب میں، مگر یار لوگوں نے اسے بھی ذنب میں شمار کر دیا............(جاری ہے) (ماخوذ از کتاب مغفرتِ ذنب از علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی)

☆ اترکوا قولی بخبر الرسول ﷺ ☆ حدیث شریف کے مقابل میرے قول کو چھوڑ دو (ابو حنیفہ) ☆